اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ - عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
لاہور۔ پاکستان
یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ۱ آنہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماہوار	۲½	"

جلد ۳	یکم تبلیغ ۱۳۲۸ ہش	یکم ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ	یکم فروری ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صوبہ دہلی اور ریاست بیکانیر کے مہاجرین کو بھی بصورت اراضی معاوضہ دیا جائیگا

لاہور ۳۱ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب۔ مشرقی پنجاب کی ریاستوں اور الور اور بھرت پور کی ریاستوں کے مہاجرین کی طرح صوبہ دہلی اور ریاست بیکانیر کے مہاجرین کو بھی اراضی کی شکل میں پورا معاوضہ دیا جائے۔ صوبہ کے افسران آبادکاری کے نام اس امر کے احکام صادر کئے گئے ہیں۔ کہ وہ ان علاقہ جات سے اراضی سے متعلق دعاوی طلب کر کے درج رجسٹر کریں۔

کراچی میں کھانڈ کا راشن ایک سیر فی کس کر دیا گیا

کراچی ۳۱ جنوری۔ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ چینی کافی مقدار میں آگئی ہے اسلئے چینی کا راشن بارہ چھٹانک فی کس سے بڑھا کر ایک سیر فی کس کر دیا گیا ہے۔

بلوچستان کا نیا ایجنٹ جنرل

کوئٹہ ۳۱ جنوری۔ لیفٹنٹ کرنل صاحبزادہ محمد خورشید نے آج بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ اور چیف کمشنر کے عہدے کا چارج لے لیا۔ قبائلی سرداروں اور اعلیٰ افسروں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

رنگون سے آٹھ میل پر شدید جنگ

رنگون ۳۱ جنوری رنگون سے آٹھ میل شمال مغرب کیطرف باغیوں اور حکومت کی فوجوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے باغیوں کی پیشقدمی روکنے کیلئے مزید کمک بھیجی جا رہی ہے۔

وزیر اعظم پاکستان کی چودھری غلام عباس سے ملاقات

کراچی ۳۱ جنوری۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے آج جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر چودھری غلام عباس اور سیکرٹری آغا شوکت علی سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ملاقات میں کشمیر کی رائے شماری اور مہاجرین کو دوبارہ ان کے گھروں میں بسانے کے سوال پر غور و خوض کیا گیا۔

جنرل سیکرٹری کشمیر کانفرنس کا بیان

لاہور ۳۱ جنوری۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے جنرل سیکرٹری آغا شوکت علی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ اگر ہندوستان بھی حقیقتاً امن صلح اور اپنی ہمسایہ حکومت سے خوشگوار تعلقات رکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ بھی پاکستان کی طرح کشمیر سے اپنی فوجیں واپس بلا لے تاکہ کشمیر کے باشندے صحیح معنوں میں آزادانہ فضا میں اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں۔

چین کی گفتگوئے مصالحت میں نئی نئی روکیں

نانکنگ ۳۱ جنوری۔ چین کے قائمقام صدر شنگھائی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ ایک بار پھر کوشش کریں گے۔ کہ کمیونسٹوں سے صلح کی بات چیت شروع ہو جائے۔ اس سلسلے میں آپ شنگھائی کے غیر ملکی تاجروں کو اس امر پر آمادہ کرینگے۔ کہ وہ ان کی مدد کریں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کمیونسٹ نانکنگ اور شنگھائی کے علاقہ میں جنگ بند کرنے کی گفت و شنید کیلئے تیار ہیں مگر وہ چاہتے ہیں کہ مختلف علاقوں میں صلح کرنے کے لئے الگ الگ شرائط پر بات چیت کی جائے۔

ہیضہ کی وبا پھیلنے کا خدشہ

لاہور ۳۱ جنوری۔ ڈائرکٹر محکمہ صحت عامہ مغربی پنجاب نے مختلف ضلعوں کے میڈیکل افسروں کو صوبہ میں ہیضہ کی وبا کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے سے تیار رہنے کے لئے خبردار کر دیا ہے۔

حال ہی میں صوبہ کے مختلف مقامات اور لاہور میں ہیضہ کے چند کیسوں کی رپورٹ ہوئی ہے اس خدشہ کو محسوس کرنے کی کافی وجوہ ہیں۔ جو حالات عام طور پر ہیضہ کی وبا کی ترقی دینے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ وہ موسم گرما شروع ہونے پر صوبہ میں پیدا ہو جائینگے کیونکہ اس موسم میں تبخیر کی زیادتی کی وجہ سے پانی بہم پہنچانے کے ذرائع میں نجاست بڑھ جاتی ہے صحت کی عام کیفیت اور لوگوں کی طاقت مقابلہ میں کمی۔ اور صحت و صفائی اور گرد و نواح کے حفظان صحت کے خراب حالات اس قسم کی وبا کے پھیلنے میں مدد دیتے ہیں۔ لاہور اور ضلعوں کے تمام میڈیکل افسروں کو ہیضہ کی وبا کے مقابلہ کے سلسلے میں کافی انتظام کرنیکی ہدایت کی گئی ہے۔ کالرا ویکسین مغربی پنجاب کے محکمہ صحت عامہ سے کافی مقدار میں مل سکتی ہے جو فوری ضرورت کے وقت استعمال میں لائی جا سکتی ہے۔

بھوپال کے وزراء مستعفی ہو گئے

بھوپال ۳۱ جنوری۔ ریاست بھوپال کے وزیر اعظم اور دیگر وزراء نے کابینہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہمارے مستعفی ہونے کی وجہ ہماری پارٹی کے داخلی اختلافات ہیں۔ ہمیں نواب صاحب سے ہرگز کوئی شکایت نہیں ہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ نواب صاحب نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

پاکستان میں غیر ملکی اونی کپڑے کی مانگ

بریڈ فورڈ ۳۱ جنوری۔ پاکستان اور ہندوستان میں سوتی کپڑے کی مصنوعات میں اضافہ کا اثر یہاں ظاہر ہو رہا ہے۔

اگرچہ ابھی تک اعداد و شمار حاصل نہیں ہوئے ہیں مگر اونی کپڑے کے تاجروں کا بیان ہے کہ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ سے دونوں مستعمرات کے لئے اون کی برآمد بڑھ رہی ہے۔ اس وقت پاکستان اور ہندوستان کے صنعت کار حبس اون کا زیادہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ زیادہ کپڑا بنانیوالی اون ہے۔ جنگ سے قبل اس قسم کی اون کے لئے ہندوستان میں نسبتاً کم مانگ تھی۔ اس وقت ہندوستان میں کمبل اور قالین بنانے کے کام آنے والی اون کی زیادہ مانگ تھی۔

اون کے ایک ممتاز تاجر نے اسٹار کے نمائندہ کو بتایا کہ چونکہ دونوں مستعمرات نے اپنی کپڑے کی صنعت کو کافی وسیع کر لیا ہے اسلئے بریڈ فورڈ اور پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارت میں مزید اضافہ کی توقع ہے۔

بعض بہت بڑے بڑے ہندوستانی صنعت کار براہ راست بریڈ فورڈ سے اون منگاتے ہیں

نیا برطانوی قونصل خانہ

لاہور ۳۱ جنوری۔ مجھے موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ پاکستان میں ایک اور قونصل خانہ کھول رہی ہے یہ قونصل خانہ برطانوی ہائی کمشنر کے ادارے سے مختلف ہوگا۔ یہ نیا برطانوی ادارہ خوبصورت میگزینوں۔ جیفلٹوں اور باتصویر رسائل و جرائد کے ذریعے اپنے ثقافتی پروگرام اور دیگر اطلاعات کی تشہیر کیا کریگا۔ اس قسم کے خالص پراپیگنڈے کی قسم کے ادارے پہلے مشرق وسطیٰ کے دیگر تمام اسلامی ممالک میں کھولے جا چکے ہیں۔

حال ہی میں سر جان سارجنٹ اور مسٹر جونز جو اس سلسلے میں پاکستان آئے تھے۔ اپنے قیام کے سلسلے میں تمام دیگر ضروری امور سر انجام دے چکے ہیں صرف موزوں جائے قیام کا ملنا باقی ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

سید وزارت حسین صاحب کا خط سٹیٹسمین دہلی کے نام

ایک غلط فہمی کی ضروری تردید

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے گذشتہ جلسہ سالانہ قادیان میں دہلی۔ یوپی۔ بہار اور بنگال وغیرہ سے ۷۶ دوست بھی شریک ہوئے تھے۔ اور ان دوستوں میں سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ صوبہ بہار بھی شامل تھے۔ اس وفد کی قادیان سے واپسی پر اخبار سٹیٹسمین دہلی کے ایک نمائندہ نے سید وزارت حسین صاحب موصوف سے امرتسر میں ملاقات کی اور پھر اس ملاقات کی رپورٹ اخبار سٹیٹسمین میں شائع کرائی۔ اس رپورٹ میں سید صاحب موصوف کی طرف یہ بات منسوب کی گئی تھی کہ انہوں نے گاندھی جی کو بنی نوع انسان کا بالعموم اور مسلمانوں کا بالخصوص سب سے بڑا محسن قرار دیا ہے۔ اسی طرح اس رپورٹ میں یہ بات بھی سید وزارت حسین صاحب کی طرف منسوب کی گئی تھی کہ گاندھی جی ہمیشہ اسلامی اصولوں کے پابند رہے ہیں۔ چونکہ یہ دونو باتیں سید وزارت حسین صاحب نے نہیں کہی تھیں اور اخباری نمائندہ کی غلط فہمی کی وجہ سے ان کی طرف منسوب کی گئیں۔ اس لئے سید صاحب موصوف نے اپنے ایک خط میں جو اخبار سٹیٹسمین کی اشاعت مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۴۸ء میں شائع ہوا ہے۔ ان دونوں باتوں کی پر زور تردید کی ہے۔ اور ہم اس سوال کی اہمیت کے پیش نظر اس خط کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی گذشتہ ایام میں سٹیٹسمین اور بعض دوسرے اخباروں میں بعض غلط فہمی پیدا کرنے والی رپورٹیں شائع ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ رپورٹ لکھنے والے اخباری نمائندے بعض اوقات کسی خاص غرض وغایت کو سامنے رکھ کر سوالات کرتے ہیں اور پھر جواب دینے والے کے جوابات کو اپنی اسی غرض وغایت کی روشنی میں [illegible] ہیں۔ ہمیں سٹیٹسمین کے نمائندہ پر یہ بدظنی تو نہیں ہے کہ اس نے دانستہ ایسا کیا ہو لیکن یقیناً ہمارے [illegible] اصولوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یا اپنے طریق کے مطابق دونو حکومتوں میں بہتر تعلقات پیدا کرنے کی خواہش [illegible] اس سے نادانستہ طور پر یہ غلطی سرزد ہوگئی ہے۔ بایں ہمہ گذشتہ ایام میں اخبار سٹیٹسمین نے جو کوشش مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کی ہے وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔

جہانتک ہمارے اصول کا سوال ہے احمدیہ اصول وہی ہے جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ جس حکومت کے ماتحت بھی احمدی جماعت کے افراد رہیں انہیں اس کا وفادار اور پر امن شہری بن کر رہنا چاہئیے۔ لیکن اس اصول کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انڈین یونین میں رہنے والا کوئی احمدی اپنے مذہبی عقیدہ کو چھپائے یا ایسی باتیں زبان پر لائے جو مداہنت یا خوشامد کا رنگ رکھتی ہوں۔ مومن ہمیشہ بہادر ہوتا ہے۔ اور اسلام مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ ہر حال میں اخلاقی جرأت سے کام لیں اور اپنے عقائد کے اظہار میں کسی حالت میں بھی خائف نہ ہوں اور وفاداری کے اظہار میں بھی خوشامد کا طریق یا بے وقار رنگ اختیار نہ کریں۔ قادیان میں رہنے والے دوستوں کو بھی ہماری طرف سے مذہبی رنگ میں یہی ہدایت بھجوائی گئی ہے اور خدا کے فضل سے وہ اس ہدایت پر پوری طرح سے کاربند ہیں۔

اس تمہیدی نوٹ کے ساتھ سید وزارت حسین صاحب کے خط کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۳۰؍۱؍۴۹

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار سٹیٹسمین تسلیم! گذشتہ ماہ ہمارے قادیان جانے کے سلسلے میں آپ کے امرتسر کے نامہ نگار نے جو خبر آپ کو ارسال کی تھی اس کے متعلق میں بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ضروری سمجھتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ باتیں اتنی اہم نہ ہوں لیکن ہمارے نزدیک وہ بہت اہم ہیں کیونکہ ان کا ہمارے عقائد کے ساتھ تعلق ہے مجھے کچھ عرصہ کے لئے اپنے گاؤں جانا پڑا تھا۔ اس لئے اس خط کے ارسال کرنے میں کسی قدر تاخیر ہوگئی۔ آپ کی اشاعت کے بعد مجھے بہت سے احمدی مسلمانوں کی طرف سے احتجاجی خطوط بھی موصول ہوئے ہیں۔

آپ کے نامہ نگار نے اپنی خبر میں یہ ظاہر کیا ہے کہ گویا میں نے گاندھی جی کو بنی نوع انسان کا بالعموم اور مسلمانوں کا بالخصوص سب سے بڑا محسن قرار دیا ہے اس قسم کا نظریہ ہمارے مذہب اور عقائد کے خلاف ہے لہذا میں یہ الفاظ کسی طرح زبان پر نہیں لا سکتا تھا۔ ہمارے عقائد کی رو سے حضرت کرشنؑ۔ حضرت موسیٰؑ حضرت بدھؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم یقیناً گاندھی جی سے بنی نوع انسان کے بہت زیادہ محسن تھے۔ اسی طرح میرے عقیدہ کے مطابق اس زمانے میں حضرت احمد علیہ السلام آف قادیان اپنے آقا سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام بنی نوع انسان کے بالعموم اور مسلمانوں کے بالخصوص سب سے بڑے محسن ہیں۔

آپ کے نامہ نگار کو یقیناً میرے الفاظ سمجھنے میں غلط لگی ہے۔ میرے الفاظ یہ تھے۔ "گاندھی جی ہم سب ہندوستانیوں کے محسن تھے۔ اور خاص طور سے مسلمانوں کی حفاظت کی خاطر تو انہوں نے اپنی جان تک قربان کر دی" یہ ہیں وہ الفاظ جو میں نے دل سے کہے اور یہ ہیں بھی صحیح۔ اسی طرح میں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ "مہاتما گاندھی ہمیشہ اسلامی اصولوں پر عمل پیرا رہے"۔ ایک سچا مسلمان کبھی بھی گاندھی جی کے تمام افعال کو اسلام کے مطابق قرار نہیں دے سکتا۔

میں یہ امر بھی پورے زور کے ساتھ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ انڈین یونین کے ساتھ ہماری وفاداری کسی خوف یا طمع کے پیش نظر نہیں ہے اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ ہر شخص کو اس مملکت اور حکومت کا وفادار رہنا چاہئیے جس کا وہ شہری ہے۔ دوسری طرف حکومت پر بھی فرض ہے کہ وہ سب کے ساتھ بلا تفریق بلا امتیاز منصفانہ سلوک کرے

میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے اس تعاون کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو آپ نے ہماری مشکلات اور تکالیف کے ازالہ کے لئے ہمارے ساتھ کیا۔ اس وقت ہمارے مقدس مقام قادیان میں ۳۱۳ احمدی قیود اور پابندی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور موجودہ حالات میں وہاں ہمارا مذہب اور ہماری تنظیم نہایت درجہ کمزوری کی حالت میں ہے۔ ایسی حالت میں جو کوشش آپ نے حالات کو بہتر بنانے کے لئے کی ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا آپ کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

نیازمند۔ سید وزارت حسین پراونشل امیر جماعت احمدیہ بہار ۱۶ جنوری ۱۹۴۹ء

ٹریڈ یونین پر کنٹرول کے قانون میں ترمیم

نئی دہلی ۱۳ جنوری:۔ سٹینڈنگ لیبر کمیٹی کا دو روزہ اجلاس آج یہاں ختم ہوگیا۔ اجلاس میں زیادہ ان ترمیموں پر غور کیا۔ جو ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء میں کرائی جائے گی۔ تاکہ رجسٹرڈ ٹریڈ یونینوں کے کاروبار پر زیادہ کنٹرول کیا جا سکے۔ ایک ترمیم جو بیرونی اشخاص کے ٹریڈ یونین کے عہدیدار بننے کی ممانعت کرنے کے متعلق ہے۔ مزدوروں کے نمائندگان نے اس ترمیم کی مخالفت۔ لیکن بیرونی اشخاص کی تعداد کو ½ تک محدود کرنا منظور کر لیا۔ (د۔ و۔ س)

مغویہ خواتین کی بازیابی کی مہم

لاہور ۱۳ جنوری (اپنے نامہ نگار سے) ہندوستان میں پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر میجر جنرل عبدالرحمٰن مقیم گاندھی نے گذشتہ ہفتہ ضلع فیروزپور کا دورہ کیا اور وہاں ایک ایسی کانفرنس میں بھی شرکت کی۔ جو دونوں نوآبادیوں میں مغویہ خواتین کی بازیابی کے سلسلے میں مؤثر تدابیر سوچنے کے متعلق منعقد کی۔

میجر جنرل عبدالرحمٰن نے کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں کو بتایا کہ ابھی مشرقی پنجاب اور ملحقہ ریاستوں میں لاتعداد مسلم خواتین موجود ہیں اور میں اپنی معلومات کی ثقاہت پر انحصار کرتے ہوئے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ تعداد ہزاروں تک ہے۔

آپ نے دیگر تدابیر کے علاوہ کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا اگر دونوں حکومتیں اس امر کا تہیہ کر لیں کہ وہ ان بدنصیب خواتین کو برآمد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ اور سخت سے سخت کارروائی عمل میں لانے سے گریز نہ کریں گے۔ تو اس نیک کام کا انجام پا جانا کوئی مشکل امر نہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

موجود ہے پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے۔ ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہو یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو۔ جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی کیونکہ اس کو قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کرے گا۔ کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں بہر حال احادیث کا قدر کرو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اور جب تک قرآن اور سنت ان کی تکذیب نہ کرے تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ چاہیئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو

روزنامہ
الفضل
یکم ماہ فروری ۱۹۴۹ء

اختلافات کی اصلاح

جیسا کہ ہم ان کالموں میں پہلے واضح کر چکے ہیں مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے علمائے اسلام کئی فرقوں میں بٹ چکے ہوئے تھے۔ اور باوجودیکہ وہ ایک خدا ایک رسول ایک کتاب کو مانتے تھے۔ نظری مسائل کے اختلافات نے ان کو متحارب گروہوں کی صورت میں ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کر دیا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونا ان کا دستور بن گیا تھا۔ شیعہ سنی کا جھگڑا تو صدیوں سے چلا آتا تھا۔ لیکن وہ لوگ جو اہل سنت والجماعت کہلاتے تھے۔ ان کے اپنے درمیان بھی بہت سے باہمی اختلافات رونما ہو گئے تھے دو بڑے بڑے گروہ تو نمایاں تھے ایک مقلد کہلاتا تھا تو دوسرا غیر مقلد۔ یہ آخری گروہ اہل حدیث کا تھا۔ حدیث کی پیروی میں اس گروہ نے یہاں تک مبالغہ کر لیا تھا کہ قرآن کریم کی آیات کو بھی حدیث کی کسوٹی پر پرکھتے تھے۔ انہوں نے حدیث کو قرآن کریم پر بھی قاضی بنا لیا تھا۔ اسکے خلاف وہ علماء جو مقلد کہلاتے تھے۔ وہ ائمہ کے قیاس کو حدیث پر ترجیح دیتے تھے۔ الغرض یہ دونوں گروہ قرآن کریم سے بہت دور جا پڑے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ ایک صوفیوں کا گروہ الگ تھا جو اپنے اپنے پیروں کے اقوال کو ائمہ اسلام کے اقوال پر بھی ترجیح دے جاتے تھے۔ ان کی نگاہ سے بھی اسلام کا راستہ اوجھل ہو چکا تھا۔

نئی تہذیب کے اثر سے ان سب کے ردّ عمل میں ایک چوتھا گروہ پیدا ہو گیا تھا۔ جو نہ تو پیروں کو مانتا تھا۔ نہ ائمہ کے قیاس کو اور نہ احادیث کو خاطر میں لاتا تھا۔ سر سید مرحوم اور آپ کے دوستوں نے اس گروہ کا حوصلہ بہت بڑھا دیا تھا۔ انہوں نے اسلامی تعلیم کو مغربی فلسفہ کے مطابق ثابت کرنے میں احادیث کو نظر انداز کر دیا۔ احادیث کے ایک بہت بڑے حصہ کو موضوع ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح ایک ایسا فرقہ پیدا ہو گیا۔ جو یہ کہتا تھا کہ سنت اور حدیث کا اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ انہوں نے احادیث سے بالکل انکار کر دیا۔ یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگا۔ اور اسکی آیات سے من مانے اصول نکالنے لگا۔ اس فرقہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ایک داستان پاستان قرار دے دیا۔ اور وہ باتیں جو سنت رسول اللہؐ سے ثابت تھیں ان کا بھی انکار کر دیا۔

اس طرح مسلمانوں میں تین متضاد بڑے بڑے گروہ تھے۔ ایک تو مقلد اور پیر پرستوں کا گروہ دوسرا اہل حدیث کا گروہ۔ اور تیسرا اہل قرآن کا گروہ۔ مقلد اپنے مذہب کا تمام تر انحصار تقلید ائمہ پر رکھتے تھے۔ اہل حدیث تمام تر حدیث پر۔ اور اہل قرآن تمام تر قرآن کریم پر۔ اول گروہ ائمہ کے قیاس کو قرآن اور حدیث پر قاضی سمجھتا تھا۔ اہل حدیث قیاس ائمہ اور قرآن پر احادیث کو ترجیح دیتے تھے اور اہل قرآن صرف قرآن کریم کو ہی اسلام سمجھتے اور جو نمونہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پر عمل کر کے پیش کیا تھا اسکو بالکل نظر انداز کر دیتے تھے۔ اس طرح یہ تمام گروہ صراط مستقیم سے ہٹ گئے تھے۔ اور قرآن کریم سنت حدیث اور قیاس ائمہ کے صحیح مقامات سے ناواقف ہو گئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا باتوں کے صحیح مقامات سے مطلع کیا۔ اور مسلمانوں کو بتایا کہ یہ تمام تفرقات محض مختلف فرقوں کے ایک ایک چیز کو مبالغہ کی حد تک پہونچا دینے اور ہر ایک کے صحیح مقام سے نابلد ہونے کی وجہ سے رونما ہو گئے ہیں۔ سب سے پہلے تو آپ نے اس تفرقہ کی قلعی کھولی جو ائمہ علیہ الرحمۃ کے قیاس کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ ان ائمہ نے جو تحقیقات اپنے اپنے نقطۂ نظر سے کی ہے وہ دیانتداری سے کی ہے۔ فروعی معاملات میں جو فروق نظر آتے ہیں۔ ان کی بناء پر جھگڑے اٹھانا کسی طرح زیبا نہیں۔ بلکہ جو بات کسی کے نزدیک صحیح ثابت ہو اسپر نیک نیتی سے عمل کرنے سے اسلام کی پابندی ہو جاتی ہے۔ اور کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پھر آپ نے سنت اور احادیث کا فرق بتایا۔ اور شریعت اسلامی میں ان کے مقام کا تعین کیا۔ پھر قرآن کریم کا صحیح مقام بتایا۔ اور واضح کیا۔ کہ شریعت اسلامیہ کے تمام معاملات پر قرآن کریم کا فیصلہ آخری ہے۔ وہی سب پر قاضی ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں کئی جگہ قرآن سنت۔ حدیث کے صحیح مقامات کی طرف نہایت واضح اشارے فرمائے ہیں۔ ہم یہاں آپ کی مشہور و معروف کتاب کشتی نوح سے ایک حوالہ درج کرتے ہیں۔

"میں نے سنا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بکلی نہیں مانتے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں۔ میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں سب سے اول قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔ ... میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔ ... اسی طرح قرآن کریم میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو۔ نہ انسان کی۔ نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی۔ اور نہ اسباب کی۔ اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن کریم نے کھولیں۔ اور باقی سب اسکے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔ جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی۔ اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی۔ تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا۔ تو تمام دنیا گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ ......

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنت ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں۔ مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دی۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بے جا ہے۔ کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال و حرام سے واقف نہ تھے؟ ......

... ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا۔ وہ اس موقعہ پر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہیں۔ جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے۔ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل۔ اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔ نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔ صرف ثبوت مؤید کے رنگ میں ہے۔ قرآن اور سنت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے۔ اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے۔ حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہو سکتی ہے۔ قرآن اور سنت اس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے۔ جب کہ اس مصنوعی قاضی کا نام و نشان نہ تھا۔ پس یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کے لئے تائیدی گواہ ہے۔ البتہ سنت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے۔ اور سنت سے ہماری مراد صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ۔۔ وہ راہ مراد ہے۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈالا تھا۔ سنت ان باتوں کا نام نہیں ہے جو سو ڈیڑھ سو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے اور سنت اس عملی نمونہ کا نام ہے۔ جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدا سے چلا آیا ہے جس پر ہزارہا مسلمانوں کو لگایا گیا۔ ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اس کا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنت تمسک کے لائق ہے۔ اور مؤید قرآن و سنت ہے۔ اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس کے اندر

(باقی دیکھو صفحہ ۲ کالم چار کے نیچے)

مجلس مشاورت منعقدہ ۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۴۵ء

کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ

اخبار الفضل مجریہ ۱۹ جنوری و ۲۶ جنوری میں جو اعلان نظارت علیا کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس کی اشاعت کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۹۴۵ء میں اس تجویز پر غور کرکے رپورٹ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس تجویز کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ کو بھی شائع کیا جائے تاکہ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان۔ اور احباب جماعت ہائے احمدیہ نظارت علیا کی اصل تجویز پر غور کرتے ہوئے اسے بھی مدنظر رکھیں۔ سابقہ اعلان میں پاکستان کی احمدیہ جماعتوں اور امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے یہ جو درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی تجاویز ۱۵ فروری تک نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ اس میں اب یہ ترمیم کی جاتی ہے کہ تجاویز ۲۰ فروری تک بھجوا دی جائیں۔ سب کمیٹی کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۲۱ الف فقرہ ۶ کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کئے جائیں کہ "وہ ایسی رپورٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر مرکز میں ارسال کی جانی ضروری ہوگی۔"

۲۔ قاعدہ ۸۲۱ الف کے فقرہ ۷ کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کئے جائیں کہ "مقامی امیر کے فیصلے یا حکم کے خلاف جو اپیل مرکز میں کی جائے گی وہ بواسطہ مقامی امیر کے جائے گی۔ اور مقامی امیر کا فرض ہوگا کہ ایسی اپیل کو سات دن کے اندر اندر اپنی رائے کے ساتھ مرکز میں بھیج دے۔ اور جب تک اپیل کا فیصلہ نہ ہو حکم زیر اپیل واجب التعمیل سمجھا جائیگا۔ مگر مرکز کو حق ہوگا کہ آخری فیصلے سے قبل بھی حکم زیر اپیل کی تعمیل کو روک دے۔"

۳۔ قاعدہ ۸۲۱ الف کے فقرہ ۸ میں یہ الفاظ زیادہ کئے جائیں کہ "مقامی امراء کا تقرر سوائے اس کے کہ اس کے خلاف تصریح ہو تین سال کے لئے ہوا کرے گا۔"

۴۔ قاعدہ ۸۲۱ الف کے ماتحت یہ الفاظ فقرہ ۱۶ کی صورت میں زیادہ کئے جائیں کہ "امراء کو اپنے حلقہ کے ایسے عہدیداروں کو جن کی منظوری مرکز کی طرف سے دی جاتی ہے برطرف کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ البتہ وہ انہیں پندرہ دن کے لئے معطل کرسکیں گے۔ اور برطرفی کے لئے مرکز میں رپورٹ کرکے منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔"

۵۔ قاعدہ ۸۲۱ الف میں شق ۱۷ کے طور پر یہ الفاظ زیادہ کئے جائیں کہ "امراء کو ناظروں کے فیصلوں اور احکام کے خلاف صدر انجمن یا خلیفہ وقت کے پاس اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر تا فیصلہ اپیل حکم زیر اپیل واجب التعمیل ہوگا۔"

۶۔ مقامی امراء کا انتخاب مقامی جماعت کی کثرت رائے سے اور ضلعوار امراء کا انتخاب مقامی امراء اور پریذیڈنٹوں کی کثرت رائے سے اور صوبائی امراء کا انتخاب ضلعوار امراء یا مقامی امراء اور پریذیڈنٹوں کی (جیسی بھی صورت ہو) کثرت رائے سے ہوا کرے گا۔

۷۔ ضلعوار امیر اور صوبائی امیر جس جگہ رہائش رکھتا ہو۔ اس جگہ کا مقامی امیر بھی لازماً وہی ہوا کرے گا۔

۸۔ صوبائی امیروں کو ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کے اور ضلعوار امیروں کو مقامی امیروں کے کام اور ریکارڈ اور حساب کتاب کے معائنہ اور پڑتال کرنے اور حسب ضرورت ہدایات دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اور ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کے لئے ان ہدایات کی پابندی لازمی ہوگی۔ مگر صوبائی امیروں اور ضلعوار امیروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ حتی الوسع ضلعوار امیروں اور مقامی امیروں کو ان کے دائرہ عمل میں آزادی کے ساتھ کام کرنیکا موقع دیں گے۔ اور سوائے اشد ضرورت کے مداخلت کا طریق اختیار نہیں کریں گے۔ اگر کسی مقامی امیر یا ضلعوار امیر کو کسی ضلعوار امیر یا صوبائی امیر کی ہدایات سے اختلاف ہو تو اسے ایسی ہدایات کے خلاف مرکز میں اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ مگر تا فیصلہ اپیل حکم زیر اپیل واجب التعمیل ہوگا۔ لیکن مرکز کو حق حاصل ہوگا کہ آخری فیصلہ سے قبل بھی حکم زیر اپیل کی تعمیل کو روک دے۔

۹۔ مقامی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ مقامی امیر کی عمومی نگرانی کے ماتحت ہوں گے۔

(دستخط) شیخ بشیر احمد صاحب
صدر سب کمیٹی

(دستخط) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
سیکرٹری سب کمیٹی

دعائے مغفرت!

میرے ماموں چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ مورخہ ۹/۱/۴۹ کو رات ۸ بجے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ متواتر دس سال بیمار رہنے کے باوجود کبھی بھی ان کی زبان پر ناشکری کا لفظ تک نہ آیا۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ مرحوم کے جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہوسکے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعائیں فرمائیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بچے چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار مسعود احمد واقف زندگی متعین دفتر پرائیویٹ سیکرٹری رتن باغ لاہور

صرف چند دن باقی!

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آرہی ہے

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آچکی ہے۔ لیکن بہت سے احباب اور جماعتوں کی طرف سے نئے سال کے وعدے دفتر میں ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ چونکہ نہایت قلیل وقت باقی ہے اس لئے سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعتوں کے وعدے مکمل کرکے بھجوا دیں۔ ۱۰ فروری کے بعد کوئی ایسا وعدہ جس پر ڈاکخانہ کی ۱۰ فروری کی مہر نہ ہوگی اس وقت تک قبول نہ کیا جائے گا جب تک یہ ثابت نہ کردیا جائے کہ دیر ایسے حالات کے ماتحت ہوئی ہے جن پر وعدہ کرنے والے دوست کو قابو نہ تھا۔

(دفتر وکیل المال تحریک جدید)

خدا کے نزدیک جواب دہ کون ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یاد رکھنا چاہئے۔ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کرکے آؤ۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد بالا کے بعد کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا ہی خوش بخت ہے وہ انسان جو اپنا حساب اسی دنیا میں صاف کرجائے۔ دنیا دارالعمل ہے۔ یہاں موقع دیا گیا ہے کہ انسان اپنی کمیوں کو پورا کرے۔ کیونکہ اس کے بعد اسے دارالجزاء میں جانا ہوگا اور وہاں کہنا افسوس ملا کوئی کام نہ دے گا۔ پس وہ احباب جن کے ذمہ چندہ جات کا بقایا ہے انہیں چاہئیے کہ وہ اپنا بقایا جلد صاف کرکے سرخروئی حاصل کرلیں۔ اگر ان کے حالات مساعدت نہ کررہے ہوں تو باقاعدہ چندہ کی معافی حاصل کرلیں۔ تاکہ وہ گنہگار ہونے سے بچ جائیں۔

نظارت بیت المال

ایک اور قابلِ تقلید مثال

زمیندار احباب توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زمیندار احباب سے تحریک فرمائی ہے کہ وہ سلسلہ کی ربوہ میں ضروریات کے لئے بھینس وقف کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر سب سے پہلے چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ سکنہ گھیونوالی ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ کو لبیک کہنے کی توفیق ملی ہے۔ اب اطلاع ملی ہے کہ چوہدری عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ نے اپنے تین بھائیوں کے ساتھ مل کر ایک بھینس وقف کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

امید ہے دوسرے زمیندار احباب بھی اس قابل تقلید مثال کی پیروی کرکے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

نائب سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

فریدہ عمر کی علالت

میری بچی فریدہ قریباً پونے دو ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہے۔ عزیزہ ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں داخل ہے۔ پہلے اٹھائیس دن کے بخار ٹوٹ گیا تھا۔ مگر دس دن کے بعد دوبارہ حملہ ہوا۔ اب تیرہ دن سے بخار چلا آرہا ہے۔ صبح کو بخار ایک سو ڈیڑھ اور شام کو ایک سو چار درجہ تک ہوجاتا ہے۔ دماغ اور آنتوں کی حالت اچھی ہے مگر ہڈیوں کا ڈھانچہ بنکر رہ گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیزہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور عزیزہ کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور ہمیں غم سے نجات دے۔

عبدالوہاب عمر خلف حضرت خلیفہ اول
جودھامل بلڈنگ لاہور

قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونیوالے احباب کی روداد سفر

سیدنا حضرت امیر المومنین کی خدمت میں احمد مبلغ کا مکتوب

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سیدی ومطاعی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم اور حضور پرنور کی دعاؤں کے طفیل ہندوستان کے مختلف علاقہ جات میں بسنے والے ۷۰ احمدیوں کو مسیح زماں کی پاک بستی کی زیارت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان خوش نصیب زائرین میں عاجز بھی شامل تھا۔ قادیان جانے والا قافلہ کل ۷۶ افراد پر مشتمل تھا۔ جن میں سے ۷۰ دوست احمدی اور ۵ غیر احمدی احباب تھے اور ایک غیر مبائع دوست تھے۔ میرے آقا انڈیا گورنمنٹ ہوم منسٹری سے تمام معاملات بذریعہ خط وکتابت اور ملاقات کر کے طے کرائے گئے تھے۔ سب سے پہلے میں اس سلسلہ میں آنریبل مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سے ملا۔ انہوں نے اس تجویز کی بہت تائید کی اور وعدہ فرمایا کہ میں اس سلسلہ میں ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کو بلا کر ذکر کروں گا (ان دنوں انٹرڈومینین کانفرنس دہلی میں ہو رہی تھی۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم مشرقی پنجاب دہلی میں مقیم تھے) لیکن اگلے دن جب مولانا صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فون کیا۔ تو معلوم ہوا کہ وزیر اعظم صاحب صبح آٹھ بجے واپس جالندھر تشریف لے گئے ہیں۔ مولانا صاحب نے وعدہ فرمایا کہ میں انہیں اس بارہ میں خط لکھ دوں گا وقت بہت تھوڑا تھا میں نے عرض کیا کہ اگر جلد اس پر کارروائی نہ ہوئی تو ہندوستان کے دوسرے حصوں سے آنیوالے احمدیوں کو ہم اطلاع نہیں دے سکیں گے۔ جس پر مولانا صاحب نے اپنے سکرٹری سے فرمایا کہ وزیر اعظم پنجاب کو ایک مفصل تار بھیجو۔ اور بذریعہ تار ہی جواب طلب کرو۔

اس سے اگلے روز مجھے سیکرٹری صاحب ہوم منسٹری کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی۔ جس میں یہ ذکر تھا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان جانیکے سلسلہ میں آپ کی درخواست ہمیں ملی۔ بہت خوشی ہوگی اگر آپ کسی وقت مجھ سے آکر ملیں۔ اس چٹھی کے موصول ہونے پر میں ان کے پاس گیا اور قادیان کے جلسہ کے بارہ میں مفصل بات چیت ہوئی۔ گفتگو کے بعد انہوں نے جالندھر فون کیا۔ کافی دیر تک وہ فون کرتے رہے لیکن وہاں فون پر وہ آدمی نہ مل سکا جس سے وہ گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ اس پر مجھے انہوں نے فرمایا کہ بذریعہ تار اس کا جواب مشرقی پنجاب گورنمنٹ سے طلب کرتا ہوں نیز کہا کہ غالباً جلسہ احمدیوں کے لئے جلسہ میں شمولیت کا انتظام ہو جائے گا۔ چنانچہ بذریعہ تار مشرقی پنجاب گورنمنٹ سے یہ معاملہ ہوم منسٹری نے طے کر لیا۔ اور مجھے سیکرٹری صاحب نے بلا کر تمام حالات سے آگاہ کیا اور جانیوالے احمدیوں کا انتظام کرنے کو فرمایا۔

گورنمنٹ کے انتظام کے مطابق دہلی سے قادیان تک دو بوگیاں ریزرو تھیں ایک بوگی احمدیوں کے لئے اور ایک بوگی محافظین کے لئے۔ محافظین کے افسر سردار پورن سنگھ صاحب ڈی۔ ایس۔ پی انبالہ ڈویژن تھے۔ سردار صاحب دہلی سے قادیان تک ہمارے ساتھ گئے اور قادیان سے جگادھری تک ہمارے ساتھ آئے۔ ۲۲ آدمیوں کا فوجی اسکورٹ ہمارے ہمراہ تھا اور یو پی پولیس کے آدمی تھے۔

قادیان کی زیارت کرنے والے احمدی احباب ۲۴ تاریخ تک دہلی پہنچ چکے تھے۔ مورخہ ۲۵/۱۲/۴۷ صبح ۵۰-۱۰ پر دہلی سے روانگی ہوئی۔ گاڑی کے روانہ ہونے سے پہلے سردار پورن سنگھ صاحب سے تعارف ہوا۔ جانے والے تمام دوست پلیٹ فارم پر ایک لائن میں کھڑے ہو گئے اور اجتماعی دعا کی گئی۔ دعا سے پہلے مختصر الفاظ میں خاکسار نے یہ درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان حالات کو تبدیل کر دے اور ہم سب لوگ کیا ہندو، مسلمان، سکھ اپنے اپنے مقدس مقامات میں بلا روک ٹوک جا سکیں جب میں نے یہ الفاظ کہے تو سردار پورن سنگھ صاحب نے بلند آواز سے کہا خدا ایسا ہی کرے۔

دعا کے وقت احباب پر رقت طاری تھی۔ اور بچوں کی طرح دوست بلبلا کر رو رہے تھے۔ اس موقع پر بہت سے غیر مسلم و مسلم پلیٹ فارم پر جمع تھے۔ اور اس نظارہ کو دیکھ رہے تھے۔ دعا کے بعد ہماری ٹرین دہلی سے روانہ ہوئی۔ ہر اسٹیشن پر قادیان جانے والے قافلہ کی اطلاع تھی اور ہر اسٹیشن پر اس جگہ کے سب انسپکٹر مع چند پولیس کے افراد کے موجود ہوتے تھے۔ ہمارا سفر براستہ جگادھری سہارنپور انبالہ قرار پایا تھا۔ جب ٹرین جگادھری پہنچی تو سردار پورن سنگھ صاحب نے فرمایا کہ مشرقی پنجاب کی سرحد شروع ہو رہی ہے آپ کی طرف سے بھی احتیاط ہونی چاہیئے۔ دوستوں کو کہدیں کہ بلا وجہ کسی سٹیشن پر نہ اتریں۔ دوستوں کو شروع سے ہی یہ ہدایت دی جا چکی تھی۔ ان کے فرمانے پر مزید تاکید کر دی گئی۔ تقریباً ہر دو اسٹیشنوں کے گذرنے کے بعد سردار پورن سنگھ ضرور آتے اور دریافت فرماتے کہ کسی قسم کی کوئی تکلیف تو نہیں اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دیا جائے۔ انبالہ اسٹیشن پر جب گاڑی پہنچی تو رات ہو چکی تھی۔ پروگرام کے مطابق وہاں کھانا کھایا گیا۔ جملہ افراد کا دو وقت کا کھانا دہلی سے پکوا کر ہم ہمراہ لے آئے تھے۔ جب سردار پورن سنگھ صاحب کو معلوم ہوا کہ کھانے سے فراغت ہو چکی ہے۔ تب انہوں نے اسٹیشن ماسٹر صاحب کو اطلاع دی۔ جس پر ٹرین روانہ ہوئی۔ ٹرین امرتسر صبح ۵ بجے پہنچی۔ دوستوں کو ہدایت تھی کہ صبح تہجد کی نماز پڑھیں جب ٹرین امرتسر میں داخل ہوئی ہم اپنے کمرہ میں تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے تہجد کے بعد صبح کی نماز ادا کی گئی۔ ہماری بوگی اس ٹرین سے علیحدہ کر دی گئی اور ایک دوسرے پلیٹ فارم پر کھڑی کر دی گئی۔ پلیٹ فارم پر اترنے اور وہاں چلنے پھرنے کی اجازت تھی۔ امرتسر پانچ گھنٹے احباب نے انتظار کیا۔ اور تقریباً دس بجے زائرین قادیان کی بوگی قادیان جانے والی ٹرین سے لگا دی گئی ۱/۲ ۱۰ بجے ٹرین وہاں سے روانہ ہوئی۔ دوستوں سے یہ کہدیا گیا تھا کہ منارۃ المسیح نظر آنے پر دعا شروع کی جائے۔ ویرکا گذرنے کے بعد ہر چھوٹا بڑا منارۃ المسیح کو دیکھنے کے لئے بیتاب تھا۔ جونہی کہ منارۃ المسیح کو دیکھا آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور یکدم دعا کے لئے ہاتھ اٹھ پڑے اور کئی منٹ تک یہ دعا جاری رہی۔ اگرچہ ہم اس پاک بستی سے دور تھے لیکن بہت جلد جلد اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ہماری آنکھیں ان مکانات کو دیکھ رہی تھیں جو آریہ سکول کے ساتھ ہی ساتھ شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ مکان ویران تھے۔ ان کی چھتیں غائب تھیں نہ معلوم کس محبت کے ساتھ ان کے مکینوں نے انہیں بنایا تھا لیکن نہایت بیدردی کے ساتھ ان کے کڑ چھتیں وغیرہ اکھیڑی گئی تھیں۔ وہ مکانات جو بھٹہ کی نشیبی زمین میں بنے ہوئے تھے ان کی بھی یہی حالت تھی۔ آگے چلکر احمد آباد گاؤں آیا احمد آباد کے مکان قریباً سب منہدم ہو چکے ہیں چند ایک افراد صرف ایک دو گھروں میں نظر آ رہے تھے۔ باقی سب ویران اور خستہ حالت میں۔

محلہ دار الرحمت میں احمد آباد کی نسبت زیادہ آبادی تھی اگرچہ بعض مکانات کی حالت وہاں بھی خستہ و خراب تھی۔ اسی اثنا میں گاڑی قادیان کے اسٹیشن پر پہنچی۔ اسٹیشن پر پہنچکر وہ صورتیں دیکھیں جن کے لئے ہمارے ذرہ ذرہ سے دعا نکلتی ہے یعنی وہ درویش جو مسیح پاک کی بستی میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ درویشوں کو دیکھتے ہی خوشی کی لہر دلوں میں دوڑ گئی۔ اسٹیشن پر مقامی حکام مع عملہ موجود تھے۔ قافلہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب، ناظر امور عامہ کے انتظام کے ماتحت دار المسیح کی طرف روانہ ہوا۔ دائیں اور بائیں ملٹری تھی آگے ہمارے درویش احباب تھے اور پیچھے ۷۶ آدمیوں کا قافلہ تھا۔ قافلہ ریلوے روڈ پر سفر کرتے ہوئے بھائی محمود احمد صاحب کی دوکان کے پاس سے گذرتے ہوئے احمدیہ بازار میں داخل ہوا اور احمدیہ بازار سے گذر کر مسجد مبارک تک پہنچا۔ اور وہاں سے قاضی اکمل صاحب کے مکان پر قافلہ کو پہنچا دیا گیا۔ اور وہیں تین دن قافلہ کا قیام رہا۔

جلسہ سالانہ میں پہلے کی نسبت حاضری طبعاً بہت کم تھی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ بہت کامیاب رہا مسیح کی مقدس و پاک بستی کو دیکھکر بہت خوشی ہوئی لیکن دلمیں اس بات کا بیحد افسوس رہا کہ اپنے مقدس و مطہر امام کو وہاں موجود نہ پایا۔ خدا جلد وہ دن لائے کہ جلسہ سالانہ پہلے سے بھی بڑھکر شان و شوکت کیساتھ ہو سکے اور خدا تعالیٰ کے خلیفہ کی روح پرور تقاریر ہم قادیان کے جلسہ سالانہ میں سن سکیں۔ آمین ثم آمین۔

مورخہ ۲۹/۱۲ کو ہماری روانگی از قادیان کا دن مقرر تھا۔ پروگرام کے مطابق صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک مزار پر اجتماعی دعا کی گئی اسکے بعد ہندوستان سے جلسہ میں شامل ہونیوالے دوستوں کیلئے بیرونی محلہ جات کے دیکھنے کا انتظام تھا قریباً ۸ بجے محلہ جات کو دیکھنے کیلئے روانہ ہوا۔ مسجد مبارک سے روانگی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے دار الانوار قافلہ پہنچا پھر دار البرکات شرقی دار البرکات غربی۔ محلہ دار الفضل۔ محلہ دار العلوم۔ محلہ دار الرحمت سے ہوتے ہوئے پرانے اڈہ کی طرف سے ہوتے ہوئے مسجد اقصیٰ کو دیکھتے ہوئے مسجد مبارک کے پاس پہنچے۔ دوست جب کسی بند مسجد کے پاس گذرے تو دعائیں کی گئیں۔ نیز تعلیم الاسلام کالج تعلیم الاسلام سکول نصرت گرلز سکول کے پاس سے گذرتے ہوئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔ اسکے بعد ہمارا اسٹیشن پر پہنچنے کا وقت ہو چکا تھا۔ مہمان احباب کو درویش احباب نے کھانا کھلایا۔ کھانے کے بعد اسٹیشن کیلئے روانگی شروع ہوئی روانگی سے قبل تمام مہمان شیخ احسان علی صاحب کی دکان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور ان درویشوں سے ملاقات کی گئی جو سٹیشن تک تشریف نہیں لے جا سکتے تھے ملاقات کے بعد اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان ملٹری اور پولیس کی معیت میں قافلہ اسٹیشن کی طرف روانہ ہوا۔ اسٹیشن پر پہنچکر تمام مہمانوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا گیا۔ اور ان درویشوں سے جو اسٹیشن تک الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے تھے ملاقاتیں ہوئیں قادیان سے اسقدر جلد جدائی اور درویشوں کی صحبت سے علیحدگی کی وجہ سے ہم غمگین تھے اور درویش قافلے کی بہت جلد روانگی پر حزیں تھے۔ مہمان لوگ گاڑی پر سوار ہو چکے تھے اور حسرت بھری نگاہوں سے قادیان کی پیاری بستی اور اسمیں مکین درویشوں کو دیکھ رہے تھے گاڑی اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کے نعروں کے درمیان روانہ ہوئی ہم نے اپنے غمگین و محزون دلوں کے ساتھ مسیح کی پاک بستی اور اسمیں مکین درویشوں کو خیرباد کہا اور آن کی آن میں گاڑی تیزی سے حرکت کرتی ہوئی ارض مقدس قادیان سے دور نکل گئی۔

دہلی سے روانگی کے وقت ہم ۷۶ احباب تھے واپسی پر یہ تعداد ۷۱ ہو گئی۔ حضور کے ارشاد کے مطابق ۵ نئے مبلغین یوپی میں تبلیغ و تربیت کے لئے ہمارے ہمراہ تھے۔ امرتسر اسٹیشن پر جب ہماری ٹرین پہنچی۔ تو نمائندہ اخبارات ہمیں ملے اور ان سے بتایا گیا کہ ۵ نئے مبلغین ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے لئے ہمارے ہمراہ ہیں۔ واپسی

پر قریباً سات گھنٹے ہم کو امرتسر اسٹیشن پر گاڑی کے انتظار کے لئے رکنا پڑا۔ ہمارا یہ خیال تھا کہ دہلی اسٹیشن پر پہنچ کر سردار پورن سنگھ صاحب جی۔ ایس۔ پی۔ اور حکومت ہند کا شکریہ ادا کر دیا جائیگا۔ لیکن امرتسر اسٹیشن پر ہی ہمیں یہ معلوم ہوا کہ سردار پورن سنگھ صاحب جگادھری تک ہمارے ساتھ تشریف لے جائیں گے۔ اور جگادھری سے ہمیں پٹیالہ سکورٹ ملے گا۔ اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ سردار صاحب کی موجودگی میں ہی شکریہ وغیرہ ادا کیا جائے۔

شکریہ کے ساتھ ہی بعض احباب کی تجویز کے مطابق گاندھی جی کی موت پر اور حکومت سے وفاداری پر دو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ بعض جماعتوں نے اپنے اپنے حالات کے مطابق اگرچہ اس قسم کے ریزولیوشن پاس کر کے حکومت وقت کو بھیجے تھے۔ لیکن بعض دوستوں نے اس امر پر اصرار کیا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ آزادی کے بعد ہندوستان کے مختلف علاقہ جات کے احمدی اس وقت جمع ہیں۔ اس لئے اس موقع پر بھی اجتماعی رنگ میں یہ امر پیش ہو جانا چاہیئے۔ اگرچہ اس وقت بہت محتاط الفاظ استعمال کئے گئے۔ مگر نمائندہ صاحب اخبارات نے بعض باتیں اپنی طرف سے زائد کر دیں جب انگریزی اخبارات میں وہ خبر پڑھی تو بہت افسوس ہوا کہ جس رنگ میں معاملہ پیش کیا گیا وہ اور تھا۔ اور اخبارات نے بالکل اور رنگ دیا۔ چونکہ سید وزارت حسین صاحب اس اجلاس کے صدر تھے۔ اس لئے میں نے انہیں بھی اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ جس پر انہوں نے ایک بیان مسٹر آئی۔ این۔ اسٹیفن ایڈیٹر اسٹیٹسمین صاحب کو ارسال کیا۔ جس کی نقل امید ہے کہ انہوں نے حضور کو بھی بھیجی ہوگی۔

قافلہ بخیر و عافیت رات کے سوا دس بجے امرتسر سے روانہ ہو کر اور مورخہ ۱۲/۴۸ کو شام ۷ بجے دہلی اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ بعض دوست اسی وقت اپنی اپنی جگہوں کو روانہ ہو گئے اور بعض دوست ایک دو دن دہلی میں قیام کرنے کے بعد روانہ ہوئے۔ ہندوستان کی جماعتوں میں سے جماعت کلکتہ۔ پٹنہ۔ امروہہ کی جماعتوں نے اخلاص کا ثبوت دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مگر افسوس ہے کہ بعض جماعتوں نے اس معاملہ میں وہ توجہ نہیں دی جو ان سے متوقع تھی۔

مندرجہ ذیل جماعتوں کے احباب آگے لکھی ہوئی تعداد کے مطابق جلسہ سالانہ ۱۹۴۸ء میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

مقام	کل تعداد	احمدی	غیر احمدی
۱۔ دہلی	۸	۵	۳
۲۔ یو۔ پی۔ امروہہ	۱۰	۱۰	-
میرٹھ	۲	۲	-
مظفر نگر	۳	۳	-
شاہجہان پور	۱	۱	-
اودے پور کٹیا	۳	۳	-
ساندھن ضلع آگرہ	۱	۱	-
علی گڑھ	۲	۲	-
بریلی	۱	۱	-
۳۔ کلکتہ	۲۰	۱۹	۱
۴۔ بمبئی	۵	۵	-
۵۔ بہار	۱۰	۹	۱ غیر مبائع
۶۔ ریاست بھوپال	۱	۱	-
۷۔ مالابار	۱	-	۱*
	۶۶	۶۰	۶

(* یہ غیر احمدی دوست ہمیں اسٹیشن پر ہی ملے۔ ہجوم کو دیکھ کر متوجہ ہوئے۔ جلسہ کے بعد اب میرے پاس ہی مقیم ہیں اور سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ حضور ان کے لئے دعا فرمائیں۔)

ہمارے دہلی پہنچنے پر گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم سیکرٹری نے خاکسار کو بلایا۔ اور حالات دریافت کئے اور یہ بھی دریافت کیا کہ رستہ میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ خاکسار نے جملہ حالات ان کے گوش گزار کر دیئے۔ قادیان میں جو صدر انجمن احمدیہ کی جائداد ہے۔ اس کے بارہ میں بھی بات چیت ہوتی رہی۔ پولیس لائبریری۔ تعلیم الاسلام کالج۔ سکول وغیرہ کی بابت مفصل ان سے تذکرہ کیا۔ سیکرٹری صاحب نے کہا کہ گورنمنٹ آہستہ آہستہ فضاء کو تبدیل کر رہی ہے۔ آپ کے آدمی قادیان میں موجود ہیں۔ وہ وقت آئے گا بلکہ گورنمنٹ ان کے مطالبات کی طرف ضرور بالضرور توجہ دے گی۔ اسی سلسلہ میں خاکسار نے مسٹر بہادر وانچو گورنمنٹ ہند کے محکمہ پولیس انفارمیشن کے افسر اعلیٰ سے بھی ملاقات کی۔ اور ان کے سامنے جملہ حالات بیان کئے۔

قادیان کے جلسہ سالانہ میں جو ریزولیوشن جائداد ودیگر امور کی بابت پاس کیا گیا۔ اس کی ایک کاپی عزت مآب پرائم منسٹر صاحب گورنمنٹ آف انڈیا۔ اور ایک کاپی ہوم منسٹر گورنمنٹ آف انڈیا کو دے دی گئی ہیں۔ پانچ مبلغین جو ہمارے ساتھ قادیان سے تشریف لائے تھے انہیں مختلف مقامات پر متعین کر دیا گیا۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام شروع کر دیا ہے۔

میرے پیارے آقا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۸ء کے سفر کے حالات تحریر کرنے کے بعد میری حضور سے مؤدبانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اس جلسہ کے بارہ میں جن جماعتوں سے کمزوریاں ہوئی ہیں خدا تعالیٰ ان کی کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور جو احباب جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئے اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے اندر جو کمزوریاں اور خامیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ محتاج دعا۔ راقم اثم حضور کا ادنیٰ خادم خاکسار بشیر احمد۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ از دہلی ۲۳/۱/۴۹

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ایڈیٹر۔

استصواب کشمیری عوام کیلئے قسمت کے فیصلے کا پہلا اور آخری موقعہ ہے

واہ کیمپ میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

راولپنڈی ۳۰ جنوری: واہ میں مہاجرین کے کیمپ میں ایک بیان کا جواب دیتے ہوئے کل وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے فرمایا۔ "کشمیریوں اور پاکستانی عوام کی قربانیوں سے آج اہالیان کشمیر کو یہ موقعہ ملا ہے کہ وہ اپنی قسمت کا فیصلہ خود کر سکیں۔ انہیں اب یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ یا ہندوستان سے اپنی قسمت وابستہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس فیصلہ پر صرف ان کے جسمانی وجود کے برقرار رہنے کا دارومدار ہوگا۔ بلکہ ان کی روحانی زندگی کے بقا کا دارومدار بھی اسی فیصلہ پر ہوگا۔ اہالیان کشمیر کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار صرف ایک بار ملے گا۔ اور اگر اس مرحلہ پر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی۔ تو انہیں صدیوں تک اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

وزیر اعظم نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان نے مہاجرین کشمیر کو ہر ممکن امداد مہیا کی ہے۔ اور امداد دینے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک وہ اپنے گھروں میں دوبارہ آباد نہیں ہو جاتے۔ میں خوش ہوں کہ مہاجرین کشمیر کی نگہداشت کے سلسلہ میں جو خیال رکھا جا رہا ہے۔ ویسا خیال مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دیگر صوبوں سے آنے والے مہاجرین کا بھی نہیں کیا گیا تھا۔

کل مسٹر لیاقت علی خان نے چوہدری غلام عباس سے طویل ملاقات کی۔ اس ملاقات کے وقت پاکستان کے وزیر بلا محکمہ نواب مشتاق احمد گورمانی بھی موجود تھے۔ وزیر اعظم نے نواب گورمانی اور بیگم لیاقت علی خان کی معیت میں واہ کیمپ کا معائنہ کیا۔ اور مہاجرین کے آرام و آسائش کے انتظامات کا جائزہ لیا وہ مہاجرین کیلئے تیار کردہ ہسپتال میں بھی تشریف لائے

برطانیہ کے اسرائیل کو تسلیم کر لینے سے اب امریکہ صیہونی انتہا پسندی کی زیادہ حمایت نہیں کریگا

لندن ۳۱ جنوری: اگرچہ لندن کے صیہونی حلقے برطانیہ کے اسرائیل کو تسلیم کرنے پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ تاہم برطانوی حکومت نے اس رسمی اقدام کے ساتھ جو شرائط صاف طور سے لگادی ہیں۔ ان کے نتیجہ کے طور پر ذمہ دار یہودی حلقوں میں کسی حد تک خاموشی پائی جاتی ہے۔ یہود کے اس طبقے کا خیال ہے۔ کہ مسئلہ فلسطین کی حالیہ صورت حال کے پیش نظر برطانیہ یہودیوں کے مزید علاقائی و مادی بڑھنے پر کڑی پابندیاں عائد کرنے کی حمایت کرے گا۔ ادھر اسرائیل کو عملی طور سے تسلیم کر لینے سے برطانیہ کی پالیسی امریکہ کی پالیسی جیسی ہو گئی ہے اور اس چیز کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ کہ امریکہ کی طرف سے صیہونی انتہا پسندوں کی بڑھتی ہوئی حمایت میں کسی قدر کمی واقع ہو جائے گی۔ (اسٹار)

برازیل سے دس ہزار ٹن شکر کراچی پہنچ گئی

کراچی ۳۱ جنوری۔ برازیل سے ایک جہاز تقریباً دس ہزار ٹن شکر لے کر کراچی پہنچ گیا ہے اور ایک دوسرا جہاز دس ہزار ٹن شکر لے کر چند روز میں پہنچنے والا ہے۔ شکر کی یہ مقدار یہاں پہنچنے پر برازیل سے کل بیس ہزار ٹن شکر پاکستان پہنچ جائے گی۔ اس کے علاوہ برازیل کو مزید چالیس ہزار ٹن شکر خریدی گئی ہے جو جنوری فروری اور مارچ میں جہازوں پر لادی جائے گی اور یہ جہاز مارچ، اپریل اور مئی کراچی پہنچیں گے۔

اٹیمی قوت کے کمیشن کی کانفرنس

نئی دہلی ۳۱ جنوری: نئی دہلی میں اٹیمک انرجی کمیشن کی کانفرنس کا ایک آخری اجلاس علم طبیعات کے نظریاتی اور دیگر باقی ماہرین اور تعلیم والوں کی ایک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ اس کمیٹی کے سپرد مندرجہ ذیل امور ہونگے۔ علم طبیعات کی درسی کتابیں۔ علم کیمیا اور ان درسیات کو جدید معیار کی سطح پر لانے کی غرض سے سفارشات کرنا۔ ہر مضمون میں مبادیات علم کو شامل کیا جائے جس سے ہر طالب علم کو واقف ہونا چاہیئے۔ (اورینٹ)

جنگ کشمیر کے متارکہ پر ایرانی علماء کا اظہار مسرت

کراچی ۳۰ جنوری۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے سید ابو القاسم کاشانی طہران، سید حسن امامی امام جامعہ طہران اور جمعیت اتحاد مسلمین طہران کے رکن حجۃ الاسلام الحاج راج انصاری کا ان تاروں کے لئے جن میں انہوں نے کشمیر کی جنگ بند ہونے پر اظہار مسرت کیا ہے اور جو مولانا عثمانی کو بھیجے گئے ہیں شکریہ ادا کیا ہے۔ ایرانی علماء نے یہ امید بھی ظاہر کی ہے کہ کشمیری بھائی اپنا اسلامی فرض بجا لائیں گے اور عالم اسلام کے لئے تقویت کا باعث ہوں گے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کے تار کا پورا متن درج ذیل ہے۔

آپ نے متارکہ جنگ کشمیر کے سلسلے میں جن جذبات مسرت اور پاکیزہ تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے کشمیر اور پاکستان کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آپ کا یہ تار اور وہ گراں قدر جذبات جو آپ نے اس سے پہلے پاکستان کی حمایت کے سلسلے میں ظاہر کئے ہیں اسلامی اخوت اور وحدت ممالک اسلامیہ کو مستحکم کرنے میں انشاءاللہ بیحد مددگار ثابت ہوں گی۔ خدا تعالیٰ نے آزادی کشمیر کی مہم کو بحسن و خوبی انجام کو پہنچاوے اور کشمیری بھائیوں کی بے مثال قربانیوں کو ضائع ہونے سے بچائے۔ آپ کے توسط سے میں ایرانی علماء اور عوام کی ہمدردی اور ہمت افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اسلامی ممالک میں بیش از بیش باہمی تعاون کا امیدوار ہوں۔ (اسٹار)

ہندوستانیوں اور افریقیوں کا اشتراک عمل

نیروبی (بذریعہ ہوائی ڈاک) افریقہ کی ایک با رسوخ انجمن کینیا افریقن یونین نے برطانوی مشرقی افریقہ میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر آپا صاحب کی عزت کے اعزاز میں ۹ جنوری کو کسارانیا میں ایک عام جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ میں یونین کے ڈسٹرکٹ چیئرمین مسٹر اے ڈبلیو کانگیری نے امید ظاہر کی کہ ملک کو ترقی دینے میں ہندوستانیوں اور افریقیوں کو ایک ساتھ کام کرنا پڑے گا۔

اس سے پہلے ہندوستانی کمشنر نے ایک مختصر تقریر کے دوران میں افریقیوں کو ہندوستان کی نیک خواہشات اور دوستی کا یقین دلایا۔ انہوں نے مشرقی افریقہ کے ہندوستانیوں سے اپیل کی کہ وہ دوسری نسلوں سے اپنے طرز زندگی کو ملا کر ایک نئی طرز وضع کریں۔

کشمیر کی امداد کے لئے گورنر جنرل کی طرف سے فنڈ کی اپیل

کراچی ۳۰ جنوری - ہز ایکسلنسی الحاج خواجہ ناظم الدین صدر قائد اعظم امدادی فنڈ نے کشمیر کی امداد کے عطیات کے سلسلے میں مندرجہ ذیل ہدایات جاری کی ہیں۔

"کشمیری مہاجرین سے متعلق مختلف مسائل اور ان مہاجرین کے مصائب و آلام کم کرنے کی ہوشمند تدبیروں پر میں اور میری حکومت برابر توجہ دیتے رہے ہیں۔ کشمیر کے سلسلے میں مختلف افراد اور ادارے مختلف مقاصد کے لئے ایک بڑی رقم پہلے ہی جمع کر چکے ہیں۔ امدادی سرگرمیوں اور چندوں اور عطیات کی تقسیم میں ارتباط پیدا کرنے نیز اسراف کی روک تھام کے لئے ایک ایسے مضبوط مرکزی ادارے کے قیام کی جو مختلف کشمیر فنڈوں کی نگرانی اور ان کا انتظام کر سکے ضرورت ایک مدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔

میں بحیثیت صدر قائد اعظم امدادی فنڈ اپنی مرکزی کمیٹی کی منظوری کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ قائد اعظم امدادی فنڈ کا موجودہ ادارہ اب اس مقصد کے لئے جو ہمارے پیش نظر ہے۔ مناسب طریق پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ آج ہی سے قائد اعظم امدادی فنڈ رقوم کی تقسیم وغیرہ اور مسائل کشمیر سے متعلق جملہ مقاصد کے لئے براہ راست یا اپنے صوبائی اداروں کے ذریعے نقد یا جنس کی شکل میں عطیات وصول کرنے کی پوری ذمہ داری اٹھائے گا۔ قائد اعظم امدادی فنڈ جداگانہ حساب رکھے گا۔ اور اس فنڈ کا انتظام موجودہ مرکزی کمیٹی کے ہاتھوں میں ہو گا۔

میں قوم سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ فراخ دلی سے چندہ دے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کسی قسم کی قربانی یا جد و جہد سے دریغ نہ کرے۔

فلسطینی تاجروں کا فیصلہ

عمان ۳۰ جنوری - یہاں فلسطینی تاجروں کے ایک اجتماع میں فیصلہ کیا گیا کہ برطانیہ سے مسدود کفالتی قرضوں کو جاری کرنے کی درخواست کی جائے۔ تاکہ وہ اپنی تجارت کو شروع کر سکیں۔ جس میں جنگ فلسطین کی وجہ سے گڑبڑ پیدا ہو گئی ہے۔

انہوں نے ایک تجارتی محکمہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں سے اپنی تجارتی سرگرمیوں کے لئے فلسطینی تاجر ضروری ہدایات حاصل کر سکیں اس کانفرنس میں جافہ۔ خیفہ۔ نابلوس۔ نذریتھ۔ تلکارم کی چیمبرس آف کامرس کے نمائندے بھی شریک تھے۔

بعد میں اس قرارداد کو شاہ عبداللہ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ (اسٹار)

برطانوی اور امریکی باشندوں کا انخلاء

رنگون ۳۱ جنوری - یہاں برطانوی اور امریکی سفارت خانے دریائے اراودی کے ڈیلٹائی علاقہ میں دوسری سب سے بڑی بندرگاہ بسین سے برطانوی اور امریکی باشندوں کے انخلاء کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ جسے کرین باغیوں نے جمعہ کے روز قبضہ کر لیا ہے۔

اگرچہ آخری برطانوی اعلامیہ میں وسطی برما میں حکومت کی پیشقدمی اور سرکاری فوجوں کے ٹاؤنگو اور ییدیو پر قبضہ کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن اطلاعات مظہر ہیں کہ ان دونوں شہروں کے راستہ پر شدید جنگ ہو رہی ہے (اسٹار)

مہاجرین جموں و کشمیر کا جلسہ

لاہور ۳۱ جنوری - کل اندرون شیرانوالہ دروازہ مہاجرین جموں و کشمیر زیر صدارت مفتی ضیاء الدین منعقد ہوا جس میں مفتی صاحب اور المشرق کے مدیر اعلےٰ مسٹر ... صاحب نے شاندار تقریریں فرمائیں۔ اور اس کے آخر میں مہاجرین کی فلاح و بہبود اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ اور عوام کو فتنہ پردازوں سے محتاط رہنے کی تلقین کی گئی۔ جلسے کے بعد ایک ہزار افراد کا ایک عظیم الشان جلوس بھی نکالا گیا (نامہ نگار خصوصی)

مفاہمتی کمیشن عرب ممالک میں جائیگا

دمشق ۳۱ جنوری - یہاں کے سرکاری حلقوں کو توقع ہے کہ مفاہمتی کمیشن تصفیہ کے لئے اپنی تجاویز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کرنے سے قبل عرب دارالحکومتوں کا دورہ کرے گا اور عرب حکومتوں سے مشورہ کرے (اسٹار)

شنگھائی میں سکون ہے۔ لیکن یہ خطرہ ہے کہ پسپا ہونے والی قوم پرست فوجیں جو شہر کے گرد جمع ہو رہی ہیں، کہیں بے قابو نہ ہو جائیں (اسٹار)

ناروے مغربی یونین کے ملکوں کی صف میں کھڑا ہوگا

اوسلو ۳۱ جنوری - ایک اطلاع مظہر ہے کہ ناروے نے روسی حملہ کی کوشش کے خوف سے احتیاطاً اپنی شمالی سرحد پر مزید فوجی کمک روانہ کر دی ہے۔ سرحدی دفاع کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس خطرہ میں اضافہ ہو رہا ہے کہ غالباً روسی فوج ناروے کو مجوزہ معاہدہ اوقیانوس میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے اپنی طاقت استعمال کرنے کی دھمکیوں پر عمل درآمد شروع کر دے گی

ناروے سویڈن اور ڈنمارک کے وزرائے اعظم نے آج یہاں دفاعی مذاکرات کو ختم کر دیا۔ کمیونسٹوں کی قتل کرنے کی کسی امکانی کوشش کے خلاف حفاظت کے لئے غیر معمولی طور پر پولیس کے کثیر سپاہیوں کو مقرر کیا گیا تھا۔

اوسلو میں یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ امریکہ کی پشت پناہی میں مجوزہ اتحاد اوقیانوس میں ناروے مغربی یونین کی حکومتوں کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ لیکن سویڈن شریک نہیں ہو گا۔

کل کے اس اعلان کا کہ برطانوی بحریہ بحیرہ آرکٹک میں سرگرمیاں کرے گا۔ اسکنڈے نیویا میں خیر مقدم کیا گیا۔ اسٹاک ہام میں اس حقیقت کی جانب توجہ منعطف کرائی گئی ہے کہ یہ سرگرمیاں مارچ میں شروع ہوں گی۔ جبکہ برف پگھلنا شروع ہو جائے گی۔ اور سیاسی اور فوجی سرگرمیوں کا موسم اپنے عروج پر ہو گا۔ (اسٹار)

چینی فضائیہ ٹرانسپورٹ میں مشغول ہے

لندن ۳۱ جنوری - چین کے قوم پرستوں کی فضائی طاقت ہی کمیونسٹ دستوں کی پیشقدمی کو اپنے سامنے کے مورچوں پر بمباری کر کے روک سکتی ہے۔ لیکن اب اس سے صرف ٹرانسپورٹ کا کام لیا جا رہا ہے۔

اخبار "سنڈے ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم شنگھائی رقمطراز ہے کہ اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:- ہوائی جہازوں کی تعداد میں اضافہ - ہوا باز اسباب کو زیادہ منافع بخش پاتے ہیں کہ جنگی علاقوں سے مالدار پناہ گزینوں کو نکال دیا جائے۔

قوم پرستوں کی آخری امید یانگسی ہے۔ اگر وہ دریا کو پار کر لیتے ہیں تو پھر انہیں دور جنوب میں کنٹن پہونچنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ یہاں نصف سے زیادہ سرکاری محکمے نانکنگ سے جا چکے ہیں۔

اسرائیل کو تسلیم کرنیکا فیصلہ آئینی لحاظ سے غلط اور اخلاقی اعتبار سے ناجائز ہے

حکومت پاکستان کا اعلان

کراچی ۳۱ جنوری - برطانیہ اور دنیا کے دوسرے ممالک نے نام نہاد مملکت یہود "اسرائیل" کو تسلیم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ حکومت پاکستان کی وزارت امور خارجہ نے اس کی مذمت کرتے ہوئے متنبہ کیا ہے کہ اس فیصلہ کے نتائج ہولناک ہوں گے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔

"دنیا کے مختلف ممالک، جن میں برطانیہ بھی شامل ہے نے نام نہاد یہودی مملکت "اسرائیل" کو عملی طور پر تسلیم کر کے ایسا قدم اٹھایا ہے۔ جو آئینی اعتبار سے غلط اور اخلاقی اعتبار سے ناجائز ہے اس اقدام سے مسئلہ فلسطین کے پائدار اور منصفانہ حل معلوم کرنے میں کوئی مدد نہیں ملیگی۔ اس کے برعکس امن عالم معرض خطر میں پڑ جائیگا جس کے نتائج سخت خطرناک ہونگے"۔

سرکاری اعلان میں اسرائیل کے بارے میں پاکستان کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ "پاکستان کا شروع سے ہی یہ موقف رہا ہے کہ فلسطین کو یہودی اور عرب علاقوں میں تقسیم کرنا سراسر غیر قانونی کاروائی ہوگی اور اخلاق کے کسی اصول کی روشنی میں اس کیلئے وجہ جواز معلوم کرنا ممکن نہ ہوگا۔ اقوام متحدہ نے ۱۹۴۷ء میں تقسیم فلسطین کی حمایت میں جو قرارداد منظور کی تھی۔ وہ انصاف اور حق خود اختیاریت کے اصولوں اور تقاضوں اور دنیا کی بہت بڑی آبادی کی رضا و منشا کے منافی تھی۔ بعد ازاں اس نام نہاد یہودی مملکت کو جنگی سامان بھیجا گیا تاکہ منظم فوجی کاروائی کی مدد سے فلسطین کے بیشتر حصہ پر قبضہ کو ایک قطعی حقیقت کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ اعلان کے آخر میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان "اسرائیل" کو تسلیم نہیں کرے گی۔

روس سے جرمن جنگی قیدیوں کی واپسی

برلن ۳۱ جنوری - برطانیہ کے اس سرکاری بیان کی اطلاع دیتے ہوئے کہ روس سے آخری بار جو ۷ ہزار جرمن جنگی قیدی واپس آئے ہیں۔ ان میں سے ۳۳ فی صدی قیدیوں کو آتے ہی ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ اسٹار کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ روسیوں کی اپنے جنگی قیدیوں کے متعلق پالیسی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ صرف انہی قیدیوں کو واپس کیا جاتا ہے جنہیں غلامانہ طور پر مزدوری کرنے کے ناقابل سمجھ لیا جاتا ہے۔ ان قیدیوں کو عام طور سے جو بیماریاں ہوتی ہیں۔ وہ غذا کی کمی اور قلبی بیماریاں ہیں۔

جبکہ یوگوسلاویا سے جرمن قیدیوں کی واپسی بخوبی جاری ہے اور اس کے اس ماہ مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ پولینڈ اپنے قیدیوں کو واپس جرمنی بھیجنے میں بہت سستی کر رہا ہے۔ خیال ہے کہ اس وقت پولینڈ میں ۵۰ سے ۷۰ ہزار تک قیدی موجود ہیں

یوگوسلاویا سے واپس آنے والے قیدیوں میں اوسطاً صرف ۱۳ فی صدی قیدیوں کو پہنچنے پر ہسپتال بھیجنا پڑتا ہے۔